سوال

(123) مردوں کے لیے سونا حرام کیوں ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مردوں کے لیے سونے کے حرام ہونے کی کیا حکمت ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال کرنے والے کو اور اس شخص کو بھی جو اس جواب سے مطلع ہو، خوب معلوم ہونا چاہیے کہ ہر مومن کے لیے احکام شریعت میں علت یہ ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَما كانَ لِمُؤمِنٍ وَلا مُؤمِنَةٍ إِذا قَضَى اللَّهُ وَرَسولُهُ أَمرًا أَن يَكونَ لَهُمُ الخِيَرَةُ مِن أَمرِهِم ...٣٦ سورة الأحزاب

''اور کسی مومن مرد اور مومنہ عورت کو حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی امر کا فیصلہ کر دیں تو وہ اس میں اپنا بھی کچھ اختیار رکھیں۔''

جو شخص بھی ہم سے کسی ایسی چیز کے وجوب یا حرمت کے بارے میں پوچھے گا، جس کے حکم کی دلیل کتاب وسنت میں موجود ہوگی، تو اس کی علت بس یہی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے اور یہ علت ہر مومن کے لیے کافی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب یہ پوچھا گیا کہ اس کا سبب کیا ہے کہ حائضہ عورت روزے کی تو قضا کرتی ہے لیکن نماز کی قضا نہیں کرتی؟ تو انہوں نے جواب میں فرمایا:

«كان يصيبنا ذلك فنومر بقضاء الصوم ولا نومر بقضاء الصلاة» (صحيح البخاري، الحيض، باب لا تقضى الحائض الصلاة، ح: ٣٢١ و صحيح مسلم، الحيض، باب وجوب قضاء الصوم... ح: ٣٣٥ (٦٩) واللفظ له)

''ہمیں جب یہ حالت پیش آتی تو ہمیں روزے کی قضا کا حکم دیا جاتا تھا لیکن نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔''

کتاب اللہ یا سنت رسول سے نص کا علم کی جانکاری ہر مومن کے لیے علت موجبہ ہے لیکن اس کے باوجود اس بات میں بھی کوئی حرج نہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ کے احکام میں علت وحکمت کو تلاش کرے کیونکہ اس سے اطمینان قلب میں اضافہ ہوتا ہے اور پھر جب احکام کو علل کے ساتھ ملایا جائے۔ تو اس سے اسلامی شریعت کی سر بلندی بھی واضح ہو کر سامنے

آتی ہے اور جب اس منصوص حکم کی علت کسی دوسرے غیر منصوص امر میں بھی موجود ہوگی تو اسے اس پر قیاس کرنا ممکن ہوگا گویا کسی شرعی حکم کی علت وحکمت کے معلوم ہونے کے یہ تین فوائد ہیں۔

اس تمہید کے بعد ہم اس سوال کے جواب میں عرض کریں گے کہ یہ ثابت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کےلیے سونے کے استعمال کو حرام قرار دیا ہے، البتہ اس کا استعمال عورتوں کےلیے جائز ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سونا سب سے مہنگی چیز ہے،جسے انسان زینت کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ سونا زینت بھی ہے اور زیور بھی اور یہ چیزیں مرد کےلیے مقصود نہیں ہوا کرتیں۔ انسان سونے کے بغیر نہ کسی کےلیے مکمل ہوسکتا ہے اور نہ اس کے بغیر وہ کسی کو مکمل کرسکتا ہے لیکن مرد تو رجولیت کی وجہ سے فی نفسہٖ کامل ہے، اسے اس بات کی ضرورت نہیں کہ وہ اپنے آپ کو کسی دوسرے فرد کےلیے مزین کرے، جس سے اس کی رغبت وابستہ ہو۔ اس کے برعکس عورت ناقص ہے، اسے اپنے حسن وجمال کی تکمیل کی ضرورت ہے اسے ضرورت ہے کہ وہ قیمتی سے قیمتی نفیس ترین زیورات کے ساتھ زیب وزینت اور آرائش وزیبائش کا اہتمام کرے تاکہ اس طرح اس کے اور اس کے شوہر کے مابین تعلقات خوشگوار رہیں، اس وجہ سے عورت کےلیے اس بات کو جائز قرار دیا گیا کہ وہ سونے کے زیورات استعمال کرے جبکہ مرد کےلیے ان کا استعمال ناجائز قرار دے دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کے بارے میں فرمایا ہے:

أَوَمَن يُنَشَّؤُا۟ فِى ٱلْحِلْيَةِ وَهُوَ فِى ٱلْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ ١٨ ... سورة الزخرف

’’کیا وہ جو زیور میں پرورش پائے اور جھگڑے کے وقت بات واضح نہ کرسکے (اللہ کی بیٹی ہوسکتی ہے؟)‘‘

اس سے بھی شریعت کا یہ حکم واضح ہوجاتا ہے کہ مردوں کےلیے سونا حرام ہے۔ اس مناسبت سے یہاں میں ان مردوں کی خدمت میں یہ عرض کروں گا جو سونے کے زیور پہننے کی آزمائش میں بتلا ہوچکے ہیں کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہوئے اپنے آپ کو عورتوں کی صف میں شامل کرلیا ہے اور اپنے ہاتھوں میں انہوں نے جو زیور پہن رکھا ہے، یہ زیور نہیں بلکہ درحقیقت جہنم کی آگ کا انگارا ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے، اس لیے انہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے آگے توبہ کرنی چاہیے۔ اگر وہ کوئی زیور استعمال کرنا ہی چاہتے ہیں تو شرعی حدود کے اندر رہتے ہوئے چاندی کا زیور استعمال کرسکتے ہیں۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح سونے کے سوا دیگر دھاتوں سے بنی ہوئی انگوٹھیوں کے استعمال میں بھی کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ یہ معاملہ حد اسراف تک نہ پہنچے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ 193

محدث فتویٰ